الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

زکوٰۃ کی اہمیت و فضیلت

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان

ادارہ نجم الھدیٰ للبنات

پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد فون : 0300 6661755

کتاب	--------	زکوۃ کی اہمیت و فضیلت
تحریر	--------	حافظ محمد زمان خان
ناشر	--------	ادارہ نجم الہدیٰ للبنات فیصل آباد
تعداد	--------	1100
صفحات	--------	24
کمپوزنگ	--------	امان اللہ ساجن

رحمان کمپیوٹر اکیڈمی

ایوب کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

ایصال ثواب مرحومہ مغفورہ

ہمشیرہ محترمہ محمد سعید صاحب محلہ پنج پیر مین بازار فیصل آباد

قارئین کرام سے تمام مسلمان مرحومین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

﴿ادارہ﴾

تقدیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم امابعد
فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم قارئین کرام!

زکوٰۃ فروض دین و اہم ارکان اسلام سے ہے ولہٰذا قرآن عظیم میں بتیس (۳۲) جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور طرح طرح سے بندوں کو اس فرض اہم کی طرف بلایا' صاف فرما دیا کہ زنہار نہ سمجھنا کہ زکوٰۃ دی تو مال میں سے اتنا کم ہو گیا' بلکہ اس سے مال بڑھتا ہے۔ یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقت اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔ بعض درختوں میں کچھ اجزائے فاسدہ اس قسم کے پیدا ہو جاتے ہیں کہ پیڑ کی اٹھان کو روک دیتے ہیں۔ احمق نادان انہیں نہ تراشے گا کہ میرے پیڑ سے اتنا کم ہو جائے گا لیکن عاقل ہوشمند تو جانتا ہے کہ ان کے چھانٹنے سے یہ نونہال لہلہا کر درخت بنے گا ورنہ یونہی مرجھا کر رہ جائے گا' یہی حساب زکوٰۃ مال کا ہے۔

☆ حدیث پاک میں ہے راحت دوجہاں ﷺ فرماتے ہیں ماخالطب الصدقتہ اومال الزکوہ مالا الا افسدتہ زکوٰۃ کا مال جس مال میں ملا ہو گا اسے تباہ و برباد کر دے گا۔ دوسری حدیث پاک میں ہے محبوب کبریا ﷺ فرماتے ہیں۔ ماتلف مال فی بر ولابحر الا بحبس الزکوہ خشکی و تری میں جو مال تلف ہو جاتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔

☆ حدیث پاک میں ہے۔ راحت دوجہاں ﷺ فرماتے ہیں۔ ان تمام اسلامکم ان تنود وازکوہ اموالکم تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (رواہ البزا عن علقمہ)

☆ محبوب کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ من کان یومن باللہ ورسولہ فلینود زکوہ مالہ جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے یعنی ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔

☆ راحت جاں ﷺ نے فرمایا جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس سونا چاندی کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے۔ پھر ان سے اس شخص کی پیشانی' کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپا کر داغیں گے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے یونہی کرتے رہیں گے جہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے گا۔

قرآن مجید اس پر شاہد و ناطق ہے۔

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقو نہا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم○ یوم یحمی علیھا فی نار جہنم فتکوی بہا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ○

(سورہ توبہ)

اور جو لوگ جوڑتے ہیں سونا چاندی اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں بشارت دے دکھ کی مار کی جس دن تپایا جائے گا۔ وہ سونا چاندی جہنم کی آگ سے پس داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں' یہ ہے جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا۔ اب چکھو مزہ اس جوڑنے کا۔

پھر اس داغ دینے کو بھی نہ سمجھئے کہ کوئی چکا لگا دیا جائے گا یا پیشانی و پشت و پہلو کی فقط چربی نکل کر بس ہو گی بلکہ اس کا حال بھی حدیث سے سن لیجئے۔

☆ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے سرپستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا اور فرمایا میں نے حاکم کائنات ﷺ کو فرماتے سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے (رواہ مسلم) اور اس کے ساتھ اور بھی ایک کیفیت سن دیکھئے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپیہ پر نہ رکھا جائے گا نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

اے عزیز! کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کر کے بدن پر رکھ' دیکھ پھر کہاں یہ خفیف گرمی' کہاں وہ قہر کی آگ' کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال' کہاں یہ منٹ بھر کی دیر' کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت' کہاں یہ ہلکا سا چکا' کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر وار پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

☆ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مال کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو کر پڑے گا۔ پھر سید عالم ﷺ نے کتاب اللہ سے اس کی تصدیق پڑھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیمہ (سورۃ العمران) جس چیز میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت

کے دن۔

☆ مخبر صادق ﷺ نے فرمایا وہ اژدہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔ اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں' جب دیکھے گا کہ اس اژدہے سے کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں۔ ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دیگا۔ وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔ (رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ)

☆ معلم کائنات ﷺ نے فرمایا جب وہ اژدہا اس پر دوڑیگا یہ پوچھے گا تو کون ہے؟ کہے گا میں تیرا وہ بے زکوتی مال ہوں جو چھوڑ کر مرا تھا' جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کئے ہی جاتا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا وہ چبائے گا' پھر اس کا سارا بدن چباڈالے گا۔

☆ محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا وہ اژدہا اس کا منہ اپنے پھن میں لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں۔ (رواہ البخاری والنسائی' عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

☆ محبوب کبریا ﷺ نے فرمایا فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں' سن لو! ایسے تونگروں سے اللہ تعالٰی سخت حساب لے گا' اور انہیں دردناک عذاب دیگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ زکوۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد ﷺ پر

☆ امیرالمومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں راحت جاں ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے اور زکوۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

☆ حاکم دوجہاں ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تونگروں کے لئے محتاجوں کے ساتھ سے خرابی ہے' محتاج عرض کریں گے۔ اے رب ہمارے انہوں نے وہ حقوق جو تونے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے' ظلماً' نہ دیئے۔ اللہ تعالٰی عزوجل فرمائے گا' مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔

☆ شب معراج راحت دوجہاں ﷺ نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی گرم آگ پتھر اور تھوہڑ اور سخت کڑوی جلتی بدبو گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ عرض کی یہ زکوۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالٰی نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

☆ جان کائنات ﷺ کی بارگاہ میں دو عورتیں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں۔ محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا ان کی زکوۃ دو گی؟ عرض کی نہ۔ فرمایا کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالٰی تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عرض کی نہ' فرمایا تو زکوۃ دو (رواہ الترمذی)

☆ ایک بی بی چاندی کے چھلے پہنے تھی۔ فرمایا ان کی زکوۃ دو گی؟ انہوں نے کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہی تجھے جہنم میں لے جانے کو بہت ہیں۔ معلم اخلاق ﷺ نے فرمایا زکوۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہو گا۔ مخبر صادق ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں ایک وہ تونگر کہ اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا۔

غرض! زکوۃ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں جن کی تاب لا سکے۔ نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہئے کہ ضعیف النسیان انسان کی کیا جان اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہو کر خاک میں مل جائیں پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال اپنے نقصان یعنی عذاب کے لئے جمع کرتا ہے۔

بہرحال عزیزم حکیم عامل حافظ محمد یوسف خاں صاحب نے زکوۃ کی فضیلت و اہمیت اور ضروری مسائل بڑے اچھے انداز میں بیان کئے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ رسالہ مختصر مگر جامع ہے۔ اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا و التجاء ہے کہ اللہ کریم بطفیل زلف محبوب کریم ﷺ علامہ صاحب کی کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اور
اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ
غبار راہ حجاز
ناچیز محمد زمان خان چشتی سیالوی
ادارہ نجم الہدیٰ فیصل آباد

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم امابعد
فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

انفاق فی سبیل اللہ

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو ایک دوسرے سے مختلف پیدا کیا ہے۔ ہر نوع کے افراد ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ نوع انسانی کے افراد بھی شکل و صورت، رنگ و روپ، عقل و فہم، ہمت و کوشش غرض ہر لحاظ سے مختلف ہیں۔ اسی طرح مالی حیثیت سے بھی کچھ لوگ غریب و محتاج ہوتے ہیں تو کچھ مالدار اور کچھ درمیانے درجے کے ہوتے ہیں۔ مالدار تو خوشحال ہوتے ہی ہیں اوسط درجے کے لوگ بھی اپنا گزارہ کر ہی لیتے ہیں لیکن غریبوں اور محتاجوں کو کسی امداد کے بغیر زندگی گزارنا مشکل ہوتا ہے۔ ویسے تو ہر مذہب میں محتاجوں کی امداد کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ ہر ملک و قوم نے محتاجوں، فقراء اور مساکین کی امداد کے لئے جگہ جگہ مراکز قائم کئے ہوئے ہیں لیکن اس مقصد کے لئے جس قدر کامل نظام اسلام نے دیا ہے دوسرا کوئی مذہب اور کوئی ملک و قوم اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو ملک و قوم بہت جلد خوش حالی کے دور میں داخل ہو جائیں گے اور معاشرے میں کوئی ضرورت مند باقی نہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ حق لسائل والمحروم "اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محتاجوں کے لئے حق ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے، غریبوں کی مدد کرتے اور اپنے مالوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ومما رزقنھم ینفقون "ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص حلال پاک کمائی میں سے کھجور کے برابر بھی کوئی چیز صدقہ کرتا ہے اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ اور حلال مال ہی قبول کرتا ہے تو اس چیز کو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر وہ اسی کو بڑھاتا رہتا ہے۔ جس طرح تم گھوڑی کے بچھڑے کی پرورش کرتے ہو، یہاں تک کہ وہ چیز احد پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے۔" (جواہر البخاری ص 156 باب الصدقہ من کسب طیب) یعنی اس کا ثواب اس کو اس قدر زیادہ ہو کر ملتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ صدقہ و خیرات کو بڑھاتا ہے۔"

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبہ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلہ مائہ حبہ۔ واللہ یضعف لمن یشاء واللہ واسع علیم۔ الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ماانفقوامناولااذی۔ لھم اجرھم عندربھم ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔ قول معروف ومغفرہ خیر من صدقہ یتبعھا اذی۔ واللہ غنی حلیم۔

”جو لوگ اپنے مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک دانہ سے سات خوشے پیدا ہوں اور ہر خوشہ میں سو سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے۔ اس لئے کہ وہ بہت زیادہ وسعت والا جاننے والا ہے۔“ (سورۃ البقرہ آیت 261)

اس سے معلوم ہوا کہ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے کو آخرت میں سات سو گنا ثواب ملے گا' اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سے بھی کئی گنا زیادہ عنایت کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تھوڑے مال کا بھی ثواب بہت زیادہ ہے جیسا کہ ایک دانہ سے سات سو دانے پیدا ہوں' اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو سات سو سے سات ہزار اور اس سے بھی زیادہ کر دے' اور اللہ تعالیٰ تو بہت بخشش کرنے والا ہے اور ہر ایک خرچ کرنے والے کی نیت اور اس کے خرچ کی مقدار اور مال کی کیفیت کو اچھی طرح جانتا ہے اس لئے ہر ایک سے اس کے مناسب معاملہ کرتا ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور اکرم ﷺ سے یہ بھی پوچھا کہ کتنا خرچ کریں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آیت نازل کر دی قل العفو ”جو کچھ تمہاری ضروریات میں سے بچے“ اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور جن پر خرچ کرو ان میں سے سب سے پہلے ماں باپ' پھر رشتہ دار اور دیگر ضرورت مند لوگ ہیں۔ انفاق فی سبیل اللہ صرف ضرورت مندوں ہی پر منحصر نہیں کہ ملک و ملت کے غرباء و مساکین ہی کو دو' بلکہ ضرورت کے لئے اگر ایسا موقع آجائے تو وہ بھی اس میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور اپنے آپ کو ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور اچھے کام کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

یہ آیت جہاں کے پس منظر میں نازل ہوئی ہے۔ برسوں ظلم و ستم سہنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں کو کفار کے مقابلے میں تلوار اٹھانے کی اجازت ملی تو قرآن حکیم نے کہا' دیکھنا جہاد میں صرف جانی قربانی ہی کی ضرورت نہیں پڑتی اس میں مالی قربانی کی بھی ضرورت ہے' اس لئے اس موقع پر بخل نہ کرو' مجاہدین کی مدد کے لئے دل کھول کر خرچ کرو۔ اس میں یہ شرط بھی لگا دی کہ یہ انفاق اور خرچ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے اور اللہ کی راہ میں ہو' اس کا مقصد دنیا والوں سے داد و تحسین حاصل کرنا' یا اپنی امارت اور فیاضی کا چرچا کرنا نہ ہو'

کیونکہ اسلام کا اصل اصول نیت ہے۔ یعنی اللہ کے ہاں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ دینے والے نے کیا اور کتنا دیا' ہاں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس نے کس جذبے سے اور نیت سے دیا' دوسرے لفظوں میں اللہ اور رسول ﷺ کے نزدیک قدر و قیمت مقدار یا تعداد میں نہیں بلکہ اس کی اچھائی اور خوبی میں ہے۔ یعنی Quantity نہیں بلکہ Quality میں ہے۔ جیساکہ غزوہ تبوک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سارا مال پیش کر دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آدھا مال اور اکثر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ہمت سے بڑھ کر خرچ کیا' اور سامان کے ڈھیر لگ گئے' ایک غریب صحابی نے رات بھر کسی کے باغ کو پانی دے کر سخت محنت کے بعد دو سیر کھجور مزدوری حاصل کی تو ایک سیر گھر میں بچوں کے لئے چھوڑی اور ایک سیر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "اس ایک سیر کو پورے ڈھیر پر بکھیر دو' اس کھجور کے دانے دانے میں برکت ہے' اس کا جذبہ اللہ کو پسند ہے۔"

اس آیت میں اللہ کریم نے یہ وضاحت بھی کر دی کہ اگر تم نے ملت اسلامیہ کی سربلندی کے لئے اس اہم مرحلہ پر انفاق فی سبیل اللہ سے گریز کیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ دشمن کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے۔ تمہاری اجتماعی طاقت کمزور ہو جائے گی اور اس طرح ایک قوم کا ایک ایک فرد تباہی و بربادی کا شکار ہو جائے گا۔ اس لئے جب کبھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع آجائے تو آدمی کو روپے پیسے کا بندہ نہیں بننا چاہئے بلکہ ملک و ملت اور اسلامی تقاضوں کو اس کے مقابلے میں ترجیح دے کر اور خالص اللہ کا بندہ بن کر اپنے آپ کو پیش کرے۔ یہی دین ہے یہی ایمان ہے اور یہی اللہ و رسول ﷺ کی خوشنودی ہے۔

زکوۃ: اسلام کا ایک بنیادی رکن

فرضیت و اہمیت: عبادات میں جس طرح اسلام کے دیگر ارکان نماز' روزہ' حج وغیرہ نہایت اہمیت کے حامل ہیں' اسی طرح زکوۃ بھی اسلام کا ایک اہم ترین رکن ہے۔ اس سے انسان کے اندر سخاوت کا مادہ پیدا ہوتا ہے' ہمدردی اور اخوت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے' حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مال کی تطہیر بھی ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے واتوالزکوۃ سے زکوۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور عدم ادائیگی پر وعید سنائی ہے۔ اسی طرح آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ نے اپنے اقوال و افعال سے اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے اور اس کے لئے اصول و ضوابط مقرر فرمائے ہیں۔

تاریخی حیثیت: یہ ایک ایسا مالی فریضہ ہے جو سابقہ تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں میں بھی ایک دینی فریضہ اور عبادت کی حیثیت سے شامل رہا ہے' اگرچہ

اس کا نصاب اور مصرف وغیرہ کے قوانین مختلف رہے ہیں۔ اسی طرح امت محمدیہ ﷺ پر بھی مکہ مکرمہ میں ہی نماز کی فرضیت کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم ہوا جیسا کہ مکی سورتوں میں جہاں اقامواالصلوۃ کا حکم ہے' وہیں واتوالزکوۃ کا بھی حکم ہے' البتہ نصاب زکوٰۃ' مقدار زکوٰۃ اور مصرف زکوٰۃ کا حکم مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔ سنہ 2 ہجری میں صدقہ فطر واجب ہوا اور اس کے بعد سرکاری طور پر زکواۃ و عشر وصول کرنے کے لئے حکومت اسلامیہ کی طرف سے عمال مقرر کئے گئے۔ اس رکن کی ادائیگی ہر آدمی پر فرض نہیں ہے جیسے نماز ہر بالغ مرد و عورت پر فرض ہے بلکہ اس کے لئے ایک نصاب مقرر ہے کہ جس مرد و عورت کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی مالیت ہو یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اس کی مالیت ہو' وہ صاحب نصاب ہے اور اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے بشرطیکہ اس مالیت پر ایک سال گزر جائے۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے لے کر آج تک اکثر و بیشتر لوگ ماہ رجب میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بعض لوگ رمضان المبارک میں اس فریضہ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ ہم اللہ کی راہ میں کیا اور کس قدر خرچ کیا کریں؟ تو جواب میں فرمایا گیا' قل العفو جو کچھ تمہاری ضرورت میں سے بچ جائے' وہ سب صدقہ کر دیا کرو۔ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ زکوٰۃ کے تفصیلی احکام نازل ہونے سے قبل حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی یہی عادت تھی کہ جو کچھ وہ کماتے تھے' اس میں سے اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد جو بچ جاتا' وہ سب صدقہ کر دیتے تھے اور ہر شخص اپنی زکوٰۃ خود ادا کرتا تھا۔ سورۃ توبہ کی آیت 103 نازل ہونے کے بعد زکوٰۃ وصول کرنا اور اس کو مصرف پر خرچ کرنا اسلامی حکومت کا فریضہ قرار دیا گیا۔

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کی ابتداء میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور ان کو اپنے مذموم عزائم میں ناکام کر کے اسلام کے اس رکن کو جاری و ساری رکھا۔

زکوٰۃ اور ٹیکس: قرون اولیٰ کے لوگ اس رکن کو بخوشی خاطر ادا کرتے تھے لیکن آج کے مسلمانوں میں بعض اسے ٹیکس کا نام دیتے ہیں جو کہ سراسر بے انصافی کی بات ہے کیونکہ ٹیکس تو حکومتیں اپنے اقتدار کی گاڑی کو چلانے کے لئے بزور طاقت نافذ کرتی ہیں۔ زکوٰۃ جیسے اہم رکن اسلام کو ٹیکس کا نام دینا گویا قانون اسلام کو بدنام کرنے کی مذموم جسارت ہے۔ جب سے مسلمانوں میں ہوس زر پرستی کا عنصر غالب ہوا ہے' اقتدار پسندی اور تعیش کا مادہ جاگزین ہوا ہے' وہ شعائر اسلام سے دور ہٹتے جا رہے ہیں' رسومات باطلہ' لہو و لعب' ناچ گانے وغیرہ میں خرچ کرنے سے تو دریغ نہیں کرتے لیکن فرائض کے ادا کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دن بدن ان سے اخوت و ہمدردی نابود ہوتی جا رہی ہے اور اس

مال کو ہی اپنے لئے بقا کا ذریعہ گردانتے ہیں اور اپنی کامیابی اور ترقی کا راز اسی میں مضمر سمجھتے ہیں حالانکہ یہ مال تو آزمائش کا ذریعہ ہے۔ آقائے نامدار خاتم الانبیاء ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ لکل امه فتنه وفتنه امتي المال (ترمذی ص 338) "ہر امت کے لئے کوئی نہ کوئی آزمائش تھی اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔" جب مال انسان کو حاصل ہوتا ہے تو یہ ہر قسم کی برائی کو اختیار کرتا ہے حالانکہ اس مال کو اگر صحیح مصرف پر خرچ کرے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب بھی بن سکتا ہے۔ اگر یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرے، نماز، روزہ، زکوۃ حج، جہاد، تعلیم، تبلیغ اور باقی امور خیر از قسم غریب پروری، مسکین نوازی، فقراء و یتامی کی دستگیری، اعزا و اقارب کے حقوق ادا کرے تو اسے بے حد دنیوی اور اخروی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں، وگرنہ یہی مال اس کے لئے وبال جان بن جائے گا۔ آج کل لوگ عموماً حقوق کی ادائیگی تو کجا اپنا فریضہ بھی ادا نہیں کرتے۔ صاحب نصاب ہوتے ہوئے زکوۃ ادا نہیں کرتے، استطاعت کے باوجود حج ادا نہیں کرتے اور ہمہ وقت مال کے جمع کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور اسی طرح دم نکل جاتا ہے۔

زکوٰۃ صحیح مصرف پر خرچ کرنا ضروری ہے:

بعض لوگ اپنا فریضہ زکوۃ تو ادا کرتے ہیں لیکن غلط طریقے سے یعنی زکوۃ مستحقین تک نہیں پہنچتی یا زکوۃ کی مدد سے بیاہ شادی کی رسم ادا کی جاتی ہے یا رقم کسی عمارت (مسجد، سکول، ہسپتال وغیرہ) کی تعمیر پر صرف ہوتی ہے یا برادریوں اور قبیلوں کے رسم و رواج پر خرچ ہوتی ہے اور زکوۃ ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا فریضہ ادا ہو گیا ہے۔ حالانکہ اس غلط طریقہ سے بجائے فریضہ ادا ہونے کے الٹا گناہ لازم آتا ہے۔ زکوۃ ستر فیصد لوگ تو ویسے ہی ادا نہیں کرتے اور تیس فیصد جو ادا کرتے ہیں، اس میں وہ مذکورہ بالا طریقے اختیار کر کے بجائے اجر و ثواب کے حصول گناہ کا باعث بنتے ہیں اور یہ فریضہ ہمیشہ ان کے ذمہ لازم رہتا ہے۔

عدم ادائیگی پر وعید:

اس فریضہ کی عدم ادائیگی پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے فرمان میں سخت وعید فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ والذين يكنزون الذهب والفضه ولا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب اليم ○ يوم يحى عليها في نار جهنم فتكوى بها جباهم وجنوبهم وظهورهم هذا ماكنزتم لانفسكم فذوقواماكنتم تكنزون ○ (التوبہ پ 10) "وہ لوگ جو جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اس کو اللہ کی راہ میں، ان کو خوشخبری سنا دیں دردناک عذاب کی۔ جس دن کہ گرم کیا جائے گا (سونے اور چاندی) کو جہنم کی آگ میں، داغی جائیں گی ان کے ساتھ ان کی پیشانیاں، کروٹیں اور پشتیں اور (کہا جائے گا) کہ یہ وہ چیز ہے جس کو تم خزانہ کر کے رکھتے تھے اپنے نفسوں کے لئے۔ پھر چکھو اس کا مزا جو تم خزانہ کرتے تھے۔"

☆ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے من اتاه الله مالا فلم يوذر كوته مثل له ماله يوم

القیمه شجاعا اقرع له زبیبان بطوقه یوم القیمه ثم یا خذبلهز متیه یعنی بشلقیه ثم یقوله امالک اناکنزک۔ (بخاری ج 1 ص 188، جمع الفوائد ج 1 ص 376) "جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کے مال کو بڑا زہریلا گنجا سانپ بنا دیا جائے گا۔ وہ سانپ اس کی گردن میں لپٹ جائے گا پھر اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا میں ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔" نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے مامنع قوم الزکوۃ الاابتلاھم اللہ بالسنین جو قوم زکوٰۃ نہیں نکالتی اللہ تعالیٰ اسے قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ یعنی خدا کی طرف سے کوئی نہ کوئی مصیبت و تکلیف کسی نہ کسی صورت میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔

سونے چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ: ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے دو عورتوں کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنے دیکھے تو ان سے پوچھا کہ ان کی زکوٰۃ دیتی ہو یا نہیں؟ ان عورتوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو یہ پسند ہے کہ اس کے بدلے میں تم کو آگ کے کنگن پہنائے جائیں؟ تو ان عورتوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کی زکوٰۃ دیا کرو۔ (ترمذی ص 138 ج 1)

خلاصہ مضمون: ان مذکورہ بالا احادیث اور آیت قرآنی سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ جو آدمی حقوق اللہ اور حقوق العباد یعنی فریضہ کی ادائیگی نہیں کرتا، وہ اس دنیا میں عارضی اور مستعار زندگی تو عیش و عشرت میں بسر کر سکتا ہے لیکن آخرت کے عذاب اور خدا کی پکڑ سے نہیں بچ سکتا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ زکوٰۃ فقراء کا حق ہے۔ توخذمن اغنیاء ھم وترد الی فقراء ھم (مسلم ج 1 ص 36) "یہ زکوٰۃ ان (مسلمانوں) کے اغنیاء سے لی جائے گی اور ان (مسلمانوں) کے فقراء کو دی جائے گی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ زکوٰۃ غیر مسلم کو بھی نہیں جا سکتی۔

مزید وضاحت

☆ قرآن کریم میں اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: والذین ھم للزکاۃ فاعلون۔ "اور فلاح پاتے جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔" ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے۔

☆ ومآانفقتم من شئی فھویخلفه وھوخیر الرازقین "اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور دے گا اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے۔" ایک جگہ فرمان خداوندی ہے۔

☆ مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبه انبتت سبع سنابل فی کل سنبله مائه حبه۔ اللہ یضعف لمن یشاء واللہ واسع علیم۔ الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم

لا یتبعون ماانفقوامناولااذی۔ لھم اجرھم عندربھم ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔ قول معروف ومغفرہ خیرمن صدقہ یتبعھا اذی۔ واللہ غنی حلیم۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سے شر دور فرما دیا۔ بزاز نے علقمہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا اسلام میں پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔

مسائل فقہیہ

زکوٰۃ شریعت میں اللہ تعالیٰ کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر کو مالک قرار دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام۔ مسئلہ: زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گناہ گار مردود الشہادۃ ہے۔

شرائط: (مسئلہ) زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے تین چند شرطیں ہیں۔ (1) مسلمان ہونا' (2) بالغ ہونا' (3) عاقل ہونا' (4) آزاد ہونا' (5) مالک نصاب ہونا' (6) پورے طور پر مالک ہونا' (7) نصاب قرض سے فارض ہونا' (8) نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا' (9) مال کا نامی ہونا۔ (10) سال گزرنا۔

1. مسلمان ہونا: کافر پر زکوٰۃ واجب نہیں' اگر کوئی کافر مسلمان ہوا تو اسے یہ حکم نہ دیا جائیگا کہ کفر کے زمانے کی زکوٰۃ ادا کرے۔

2. بالغ ہونا: نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

3. عاقل ہونا: مجنون پر زکوٰۃ واجب نہیں جب کہ جنون پورے سال کو گھیر لے اور اگر سال کے اول و آخر میں اچھا ہو جاتا ہے چاہے بیچ سال میں اچھا نہ ہو تو زکوٰۃ واجب ہے اور جنون اگر اصلی ہو۔ یعنی جنون ہی کی حالت میں بلوغ ہوا تو اس کا سال ہوش آنے سے شروع ہوگا۔ یونہی اگر جنون عارضی ہے مگر پورے سال کو گھیر لیا تو جب افاقہ ہوگا اس وقت سے سال کی ابتداء ہوگی۔

4. آزاد ہونا: غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

5. مالک نصاب ہونا: نصاب سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں' یعنی جتنے مال پر شریعت نے زکوٰۃ مقرر کی ہے اس سے کم مال کا مالک ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

6. پورے طور پر مالک ہونا: پورے طور پر مال کا مالک ہو یعنی اس پر قبضہ بھی ہو تب زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔ مسئلہ:۔ جو مال کم ہو گیا یا دریا میں گر گیا یا کسی نے غصب کر لیا اور اس کے پاس غصب کے گواہ نہیں یا جنگل میں دفن کر دیا تھا اور یہ یاد نہیں رہا کہ کہاں دفن کیا تھا یا انجان کے پاس امانت رکھی تھی اور یہ یاد نہ رہا کہ وہ کون ہے یا مدیون نے دینے سے انکار کر دیا اور اس کے پاس گواہ نہیں پھر یہ مال مل گیا تو جب تک نہ ملا تھا اس زمانہ کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر ایسے پر دین ہے جو دین کا اقرار کرتا ہے مگر ادا میں دیر کرتا ہے یا نادار ہے یا قاضی کے پاس اس کے مفلس ہونے کا حکم ہو چکا ہے یا وہ منکر ہے مگر اس کے پاس گواہ موجود ہیں تو جب مال ملیگا گذرے ہوئے سالوں کی بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ رشی مرہون کی زکوٰۃ نہ مرتہن پر ہے اور نہ راہن پر اور رہن چھڑانے کے بعد بھی ان برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں۔

7. نصاب کا دین سے فارغ ہونا: نصاب کا مالک تو ہے مگر اس پر اتنا دین ہے کہ دین ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ واجب نہیں چاہے دین بندہ کا ہو (جیسے قرض، زرِ ثمن، کسی چیز کا تاوان) چاہے خدا کا (جیسے زکوٰۃ خراج) مثلاً" کوئی شخص صرف ایک نصاب کا مالک ہے اور دو سال گذر گئے کہ زکوٰۃ نہیں دی تو صرف پہلے سال کی زکوٰۃ تو اس پر دین ہے اس کے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا للذا دوسرے سال کی زکوٰۃ واجب نہ ہوئی۔ مسئلہ:۔ جو دین معیادی ہو وہ زکوٰۃ سے نہیں روکتا چونکہ عادتا" دن مہر کا مطالبہ ہوتا للذا اگرچہ شوہر کے ذمہ کتنا ہی دین مہر ہو جب وہ مالک نصاب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ مسئلہ:۔ دین اس وقت زکوٰۃ سے روکتا ہے جب زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے کا ہو اور اگر نصاب پر سال گذرنے کے بعد دین ہوا تو زکوٰۃ پر کوئی اثر نہیں زکوٰۃ دینی ہوگی۔

8. نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا: جو مال حاجت اصلیہ کے علاوہ ہو اس میں زکوٰۃ واجب ہے جبکہ وہ نصاب کے برابر ہو۔

حاجت اصلیہ: یعنی زندگی بسر کرنے میں جس چیز کی ضرورت ہو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ جیسے رہنے کا مکان جاڑے، گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، سواری کے جانور، آلات، پیشہ وروں کے اوزار، اہل علم کے لئے حاجت کی کتابیں، کھانے کے لئے غلہ۔

9. مال کا نامی ہونا: مال کا نامی ہونا یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقتاً" بڑھے یا حکماً" یعنی اگر بڑھانا چاہے تو بڑھائے یعنی اس کے پاس یا اس کے نائب کے قبضے میں ہو۔ ہر ایک کی دو صورتیں ہیں وہ اس لئے پیدا ہی کیا گیا ہو اسے خلقی کہتے ہیں۔ جیسے سونا

چاندی کہ یہ اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں یا اس لئے مخلوق تو نہیں مگر اس سے یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ اسے فعلی کہتے ہیں۔ سونے چاندی کے علاوہ سب چیزیں فعلی ہیں کہ تجارت سے سب میں نمو ہو گا۔

10. سال گذرنا: سال سے مراد قمری سال ہے۔ یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے۔ مگر درمیان میں نصاب کی کمی ہو گئی تو یہ کمی کچھ اثر نہیں رکھتی یعنی زکوۃ واجب ہے۔ زکوۃ تین قسم کے مال پر ہے۔ (1)۔ ثمن یعنی سونا چاندی (2)۔ مال تجارت (3)۔ سائمہ یعنی چرائی پر چھوڑے جانور۔ سونے چاندی میں مطلقاً زکوۃ واجب ہے جب کہ بقدر نصاب ہوں۔ اگرچہ دفن کرکے رکھے ہوں یا استعمال میں ہوں۔ تجارت کرے یا نہ کرے اور ان کے علاوہ باقی چیزوں پر زکوۃ اس وقت واجب ہے کہ تجارت کی نیت ہو یا چرائی پر چھوڑے جانور۔ مسئلہ:۔ موتی اور جواہرات پر زکوۃ واجب نہیں اگرچہ ہزاروں کے ہوں۔ ہاں اگر تجارت کی نیت سے لئے تو زکوۃ واجب ہو گی۔ مسئلہ:۔ جو شخص نصاب کا مالک ہے اگر درمیان سال میں کچھ اور مال بڑھا تو اس بڑھے مال کا سال الگ نہیں بلکہ پہلے مال کا ختم سال اس کے لئے بھی ختم سال ہے۔ اگرچہ سال پورا ہونے سے ایک ہی منٹ پہلے حاصل ہوا ہو۔ مسئلہ:۔ زکوۃ اپنے وقت یا زکوۃ کے لئے مال الگ کرتے وقت زکوۃ کی نیت کا ہونا ضروری ہے۔ نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکوۃ ہے۔ مسئلہ:۔ سال بھر تک خیرات کرتا رہا اس کے بعد نیت کہ جو کچھ دیا ہے وہ زکوۃ ہے اس طرح زکوۃ ادا نہ ہوئی۔ مسئلہ:۔ زکوۃ کا مال ہاتھ پر رکھا تھا کہ فقیروں نے لوٹ لیا تو زکوۃ ادا ہو گئی اور اگر ہاتھ سے گر گیا اور فقیروں نے اٹھا لیا اگر یہ اسے پہچانتا ہے اور راضی ہو گیا اور مال برباد نہ ہوا تو ادا ہو گئی۔ مسئلہ:۔ زکوۃ کا روپیہ مردہ کی تجہیز و تکفین (کفن دفن) یا مسجد کی تعمیر میں نہیں لگا سکتا کہ اس میں فقیر کو مالک کر دینا نہیں پایا گیا اگر ان چیزوں میں خرچ کر دینا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں یہ فقیر خرچ کرے ثواب دونوں کو ہو گا۔

حدیث شریف میں آیا ہے اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گذرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کو اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہو گی۔ مسئلہ:۔ زکوۃ دینے میں اس کی ضرورت نہیں کہ فقیروں کو زکوۃ کہہ کر دے بلکہ صرف زکوۃ کی نیت کافی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی اور لفظ جیسے ہدیہ نذر یا بچوں کے لئے مٹھائی کھانے کو۔ تمہیں عید کرنے کو کہہ دیا اور خود نیت زکوۃ کی رکھی تو بھی ادا ہو جائے گی۔ بعض محتاج ضرورت مند زکوۃ کا روپیہ نہیں لیتے انہیں زکوۃ دینے میں زکوۃ کا لفظ نہ کہے۔ مسئلہ:۔ ایک ہزار کا مالک ہے اور دو ہزار کی زکوۃ دی اور نیت یہ ہے کہ سال تمام تک اگر ایک ہزار اور ہو گئے تو یہ اس کی ہے۔ ورنہ آئندہ سال میں محسوب ہو گی تو یہ جائز ہے۔ مسئلہ:۔ اگر شک ہے کہ زکوۃ دی یا نہیں تو اب دے۔ مسئلہ:۔

زکوٰۃ دینے کے لئے وکیل بنایا اور وکیل کو بہ نیت زکوٰۃ کا مال دیا مگر وکیل نے فقیر کو دیتے وقت نیت نہیں کی ادا ہو گئی۔ یونہی زکوٰۃ کا مال ذمی کو دیا کہ وہ فقیر کو دے دے اور ذمی کو دیتے وقت نیت کرلی تھی تو یہ نیت کافی ہے۔ مسئلہ:۔ وکیل کو اختیار ہے کہ مال زکوٰۃ اپنے لڑکے یا بی بی کو دے دے جب کہ یہ فقیر ہوں اور لڑکا اگر نابالغ ہے تو اسے دینے کے لئے خود اس وکیل کا فقیر ہونا بھی ضروری ہے۔ مگر اپنی بی بی یا اولاد کو اس وقت دے سکتا ہے جب موکل نے ان کے سوا کسی خاص شخص کو دینے کے لئے نہ کہہ دیا ہو ورنہ انہیں نہیں دے سکتا۔ مسئلہ:۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ خود لے لے ہاں اگر زکوٰۃ دینے والے نے یہ کہہ دیا ہو کہ جس جگہ چاہو صرف کر دو تو لے سکتا ہے۔ مسئلہ:۔ زکوٰۃ کے وکیل کو یہ اختیار ہے کہ بغیر اجازت مالک دوسرے کو وکیل بنا دے۔ مسئلہ:۔ مباح کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔ مثلاً فقیر کو زکوٰۃ کی نیت سے کھانا کھلا دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔ اس لئے کہ یہ مالک کر دینا نہ ہوا۔ ہاں اگر کھانا دے دے کہ کھا لے یا لے جائے تو ادا ہو گئی یونہی زکوٰۃ کی نیت سے کپڑا دے دیا تو ادا ہو گئی۔ مسئلہ:۔ مالک کرنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے کو زکوٰۃ دے جو قبضہ کرنا جانتا ہو یعنی ایسا نہ ہو پھینک دے یا دھوکا کھائے ورنہ ادا نہ ہو گی۔ جیسے چھوٹے بچے یا پاگل کو زکوٰۃ دینے سے ادا نہ ہو گی۔ جس بچے کو اتنی عقل نہ ہو تو اس کی طرف سے اس کا باپ جو فقیر ہو وہ قبضہ کرلے یا اس بچے کا وصی یا وہ کہ یہ بچہ جس کی نگرانی میں ہے وہ قبضہ کرے۔

سونے چاندی یا مال تجارت کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ:۔ سونے کا نصاب بیس مثقال ہے یعنی ساڑھے سات تولے اور چاندی کا دو سو درم یعنی ساڑھے باون تولے۔ مسئلہ:۔ سونے چاندی کے علاوہ تجارت کی کوئی چیز ہو جس کی قیمت سونے چاندی کی نصاب کو پہنچے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ یعنی قیمت کا چالیسواں حصہ اور اگر اسباب کی قیمت تو نصاب کو نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس ان کے علاوہ سونا چاندی بھی ہے تو ان کی قیمت سونے چاندی کے ساتھ ملا کر مجموعہ کریں اگر مجموعہ نصاب کو پہنچا زکوٰۃ واجب ہے۔ اسباب تجارت کی قیمت سونے کی نصاب کی قیمت سے لگائیں تو نصاب نہیں بنتی اور چاندی کی نصاب کی قیمت سے بنائیں تو بن جاتی ہے تو اسے لگائی جائے جس سے نصاب پوری ہو۔ جیسے آج کل کے ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت میں چاندی کی کئی نصابیں ہوں گی۔ لہٰذا مال تجارت کو چاندی کی نصاب کی قیمت لگائیں گے۔ مسئلہ:۔ سونا بھی ہے اور چاندی بھی اور دونوں میں سے کوئی بھی نصاب کے برابر نہیں تو سونے کی قیمت کی چاندی چاندی میں ملائیں تو نصاب ہو جاتی ہے اور چاندی کی قیمت کا سونا سونے میں ملائیں تو نصاب نہیں ہوتی تو واجب ہے کہ جس میں نصاب

پوری ہو وہ کریں۔ مسئلہ:۔ زکوٰۃ پر نصاب و خمس نصاب پر چالیسواں حصہ ہے اور مذہب صاحبین پر نہایت آسان اور فقراء کے لئے نافع یہ ہے کہ فیصدی ڈھائی روپے سونے اور چاندی کے نصاب سے اگر کچھ زیادہ ہو تو اس کا قائدہ یہ ہے کہ نصاب کا پانچواں حصہ سے کم زیادتی ہو تو اس زیادتی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور جب پانچواں حصہ زیادہ ہو گا تو اس میں زکوٰۃ ہو گی مثلاً۔ جس کے پاس ساڑھے ساتھ تولے سونا ہے تو اس پر دو ماشے تین رتی سونا زکوٰۃ میں دینا فرض ہے۔ اس کے بعد ساڑھے سات تولے کا پانچواں حصہ ڈیڑھ تولہ زیادہ ہو یعنی نو تولے سونا ہو جائے تو زکوٰۃ بڑھے گی اور نو تولے سونے سے کم یعنی سوا آٹھ تولے میں بھی وہی زکوٰۃ ہو گی جو ساڑھے ساتھ تولے میں بھی۔ اس طرح نو تولے کی زکوٰۃ ساڑھے دس تولے سے کم تک رہے گی۔ جب ساڑھے دس تولے ہو جائے گا تو زکوٰۃ بڑھے گی۔ اسی طرح چاندی کے نصاب میں ساڑھے باون تولے کی زکوٰۃ تریسٹھ تولے سے کم تک رہے گی۔ جب تریسٹھ تولے چاندی ہو جائے گی تو زکوٰۃ بڑھے گی۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ:۔ نوٹ کی بھی زکوٰۃ واجب ہے جب تک ان کا رواج اور چلن ہو کہ یہ بھی ثمن اصطلاحی ہیں اور پیسوں کے حکم میں ہیں۔ یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کی قیمت کے نوٹ پر زکوٰۃ واجب ہے اور اس کے آگے سونے چاندی کے حساب کے قاعدہ سے۔ مسئلہ:۔ مال تجارت میں سال گذرنے پر جو قیمت ہو گی اس کا اعتبار ہے مگر شرط یہ ہے کہ شروع سال میں اس کی قیمت دو سو درہم سے کم نہ ہو۔ مسئلہ:۔ جو سامان کرایہ پر دینے کے لئے خریدا گیا اس کو بیچنا مقصود نہ ہو تو اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اسی طرح ہر وہ چیز جس کو بیچنا مقصود نہ ہو بلکہ اس کے ذریعہ سے آمدنی کرنا مقصود ہو اس کی قیمت پر بھی زکوٰۃ نہیں مثلاً کاریگروں کی مشینیں کرایہ پر چلانے والوں کی 'بس' ٹیکسی وغیرہ۔

سائمہ کی زکوٰۃ کا بیان

تین قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہے۔ جب کہ سائمہ ہوں۔ اونٹ 'بکری' گائے۔ سائمہ وہ جانور ہے جو سال کے زیادہ تر حصے چر کر گذر کرتا ہو اور اس سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہے۔

اونٹ کی زکوٰۃ

پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور جب پانچ یا پانچ سے زیادہ ہوں مگر پچیس سے کم تو پانچ میں ایک بکری واجب ہے یعنی پانچ ہوں تو ایک بکری دس ہوں تو دو بکری وعلی

ھذاالقیاس مسئلہ:۔ زکوٰۃ میں جو بکری دی جائے وہ سال سے کم کی نہ ہو۔ بکری یا بکرا جو چاہئیں۔ مسئلہ:۔ دو نصابوں کے درمیان جو ہوں وہ عفو ہیں یعنی ان کی کچھ زکوٰۃ نہیں مثلاً سات آٹھ ہوں جب بھی وہی ایک بکری۔ مسئلہ:۔ پچیس اونٹ ہوں تو ایک بنت مخاص دیں یعنی ایک سال سے کچھ زائد عمر کی اونٹنی۔ پینتیس تک یہی حکم ہے۔ یعنی وہی ایک بنت مخاص دیں۔ چھتیس سے پینتالیس تک میں ایک بنت لبون یعنی دو سال سے کچھ اوپر کی اونٹنی۔ چھیالیس سے ساٹھ تک میں ایک حقہ یعنی تین سال سے کچھ اوپر کی اونٹنی۔ اکسٹھ سے پچھتر تک ایک جذعہ یعنی چار سال سے کچھ اوپر کی اونٹنی۔ چھہتر سے نوے تک دو بنت لبون۔ اکیانوے سے ایک سو بیس تک میں دو حقہ۔ اس کے بعد ایک سو پینتالیس تک دو حقہ اور ہرپانچ میں ایک بکری مثلاً "ایک سو پچیس میں دو حقہ ایک بکری اور ایک سو تیس میں دو حقہ دو بکریاں وعلی ہذاالقیاس۔ پھر ایک سو پچاس میں تین حقہ اگر اس سے زیادہ ہو تو ان میں ویسا ہی کریں جیسا شروع میں کیا تھا یعنی ہرپانچ پر ایک بکری اور پچیس میں بنت مخاص۔ چھتیس میں بنت لبون یہ ایک سو پچانوے تک کا حکم ہو گیا یعنی اتنے میں تین حقہ اور ایک بنت لبون پھر ایک سو چھیانوے سے دو سو تک چار حقہ اور یہ بھی اختیار ہے کہ پانچ بنت لبون دے دیں۔ پھر دو سو کے بعد وہی طریقہ برتیں جو ایک سو پچاس کے بعد ہے یعنی ہرپانچ پر ایک بکری پچیس میں بنت مخاض۔ چھتیس میں بنت لبون پھر دو سو چھیالیس سے دو سو پچاس تک پانچ حقہ وعلی ہذالقیاس۔مسئلہ:۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں جو اونٹ کا بچہ دیا جاتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ مادہ ہو نر دیں تو مادہ کی قیمت کا ہو ورنہ نہیں لیا جائے گا۔

گائے بھینس کی زکوٰۃ

مسئلہ:۔ تیس سے کم گائیں ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں، تیس پوری ہوں تو ان کی زکوٰۃ میں ایک تبیع یعنی سال بھر کا بچھڑا یا تبیعہ یعنی سال بھر کی بچھیا ہے اور چالیس ہوں تو ایک مسن یعنی دو سال کا بچھڑا یا مسنہ دو سال کی بچھیا، انسٹھ تک میں حکم ہے۔ پھر ساٹھ میں دو تبیع یا تبیعہ پھر ہر تیس میں ایک تبیع یا تبیعہ اور چالیس میں ایک مسن اور اسی میں دو مسن وعلی ہذاالقیاس۔ مسئلہ:۔ گائے بھینس کا ایک حکم ہے اور اگر دونوں ہوں تو ملالیں جیسے بیس گائیں اور دس بھینسیں تو زکوٰۃ واجب ہو گئی اور زکوٰۃ میں اس کا بچہ لیا جائے گا جو زیادہ ہو یعنی گائے زیادہ ہو تو گائے کا بچہ اور بھینسیں زیادہ ہوں تو بھینس کا بچہ اور کوئی زیادہ نہ ہو تو زکوٰۃ میں وہ بچہ لیں جو متوسط درجہ کا ہو۔

بھیڑ بکری کی زکوٰۃ

چالیس سے کم بھیڑ بکریاں ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں اور چالیس ہوں تو ایک بکری اور یہی حکم ایک

سو بیس تک ہے یعنی ان میں بھی وہی ایک بکری ہے اور ایک سو اکیس میں دو بکریاں اور دو سو ایک میں تین بکریاں اور چار سو میں چار بکریاں پھر ہر سو پر ایک بکری اور جو دو نصابوں کے بیچ میں ہے اس کی زکوٰۃ معاون ہے۔ مسئلہ:۔ زکوٰۃ میں اختیار ہے کہ بکری دے یا بکرا جو کچھ بھی ہو یہ ضروری ہے کہ سال بھر سے کم کا نہ ہو۔ اگر کم کا ہو تو قیمت کے حساب سے دیا جا سکتا ہے۔ مسئلہ:۔ بھیڑ' دنبہ بکری میں داخل ہے کہ ایک قسم سے نصاب پوری نہ ہو تو دوسری قسم کو ملا کر لیں اور زکوٰۃ میں بھیڑ دنبہ بھی دے سکتے ہیں مگر سال بھر سے کم کے نہ ہوں۔ مسئلہ:۔ اگر کسی کے پاس اونٹ' گائے' بکریاں سب ہیں مگر نصاب کسی کا پورا نہیں تو نصاب پوری کرنے کے لئے ملائے نہ جائیں گے اور زکوٰۃ واجب نہ ہو گی۔ مسئلہ:۔ گھوڑے' گدھے' خچر اگرچہ چرائی پر ہوں' ان کی زکواۃ نہیں۔ ہاں اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیں۔

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے

مسئلہ:۔ زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں: فقیر' مسکین' عامل' رقاب' غارم' فی سبیل اللہ' ابن السبیل۔ مسئلہ:۔ فقیر وہ آدمی ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کے برابر ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو۔ جیسے رہنے کا مکان' پہننے کے کپڑے' خدمت کی لونڈی' غلام' پیشے کے اوزار وغیرہ۔ جو ضرورت کی چیزیں ہیں چاہے کتنی ہی قیمتی ہوں یا اتنے کا قرض دار ہو کہ قرض نکالنے کے بعد جو بچے وہ نصاب کے برابر نہ ہو تو فقیر ہے۔ اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔ مسئلہ:۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ مسئلہ:۔ مسکین کو سوال حلال ہے اور فقیر کو سوال ناجائز۔ اس لئے کہ اس کے پاس کھانے کو اور بدن چھپانے کو ہے اسے بغیر ضرورت و مجبوری کے سوال حرام ہے۔ مسئلہ:۔ عامل وہ ہے جسے بادشاہ اسلام نے زکوٰۃ عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو اسے کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے کہ اس کو اور اس کے مددگاروں کو متوسط طور پر کافی ہو مگر اتنا نہ ہو جائے کہ جو وصول کر کے لایا اس کے آدھے سے زیادہ ہو۔ مسئلہ:۔ رکاب سے مراد مکاتب غلام کو دینا کہ اس مال زکوٰۃ سے بدل کتابت دے کر اپنی گردن چھڑائے۔ مسئلہ:۔ غارم سے مراد مدیون ہے یعنی اس پر اتنا دین ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے مسئلہ:۔ فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اس کی کئی صورتیں ہیں جیسے کوئی جہاد میں جانا چاہتا ہے اور سامان اس کے پاس نہیں تو زکوٰۃ کا مال دے سکتے ہیں اگرچہ وہ کما سکتا ہو یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں اس کو زکوٰۃ دے سکتے

ہیں۔ مگر اسے حج کے لئے سوال کرنا جائز نہیں یا طالبعلم جو علم دین پڑھتا ہے اسے بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ یہ طالب علم سوال کر کے بھی مال زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ جب اس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لئے فارغ کر رکھا ہو۔ اگرچہ کما سکتا ہو یونہی ہر نیک کام کے لئے زکوٰۃ خرچ کرنا فی سبیل اللہ ہے جبکہ بطور تملیک زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔ مسئلہ:۔ بہت سے لوگ زکوٰۃ کا مال اسلامی مدرسوں میں بھیج دیتے ہیں ان کو چاہئے کہ متولی مدرسہ کو بتا دیں کہ یہ زکوٰۃ ہے تاکہ متولی اس کو الگ رکھے اور دوسرے مال میں نہ ملائے اور غریب طلباء پر خرچ کرے۔ کسی کام کی اجرت میں نہ دے ورنہ زکوٰۃ نہ ہو گی۔

مسئلہ:۔ ابن السبیل یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اگرچہ گھر پر مال موجود ہو مگر اتنا ہی لے جس سے ضرورت پوری ہو جائے زیادہ کی ضرورت نہیں۔ مسئلہ:۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضروری ہے کہ جسے دیں اسے مالک بنا دیں اباحت کافی نہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ کا مال مسجد میں لگانا یا اس سے میت کو کفن دینا یا میت کا دین ادا کرنا' پل یا سڑک بنوا دینا' نہر یا کنواں کھدوا دینا۔ ان چیزوں میں خرچ کرنا یا کتاب وغیرہ کوئی چیز خرید کر وقف کر دینا کافی نہیں اس سے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔ جب تک کسی فقیر کو مالک نہ بنا دیں۔ البتہ فقیر زکوٰۃ کے مال کا مالک ہو جانے کے بعد خود اپنی طرف سے ان کاموں میں خرچ کرے تو کر سکتا ہے۔ مسئلہ:۔ اپنی یعنی ماں باپ' دادا دادی' نانا نانی وغیرہ ہم جن کی اولاد میں یہ ہے اور اپنی اولاد (یعنی بیٹا' بیٹی' پوتا' پوتی' نواسا' نواسی وغیرہ ہم) کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ یونہی صدقہ فطر نذر شرعی و کفارہ بھی نہیں دے سکتا ہے۔ رہا صدقہ نفل تو وہ دے سکتا ہے بلکہ بہتر ہے۔ مسئلہ:۔ بہو' داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد یا شوہر کی اولاد کو زکوٰۃ دے سکتا ہے اور رشتہ داروں میں جس کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے۔ اسے زکوٰۃ دے سکتا ہے جبکہ نفقہ میں محسوب نہ کرے۔ مسئلہ:۔ بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا البتہ طلاق دینے کے بعد جبکہ عدت پوری ہو چکی ہو تو بعد عدت ختم ہونے کے دے سکتا ہے۔ مسئلہ:۔ غنی کی بی بی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جبکہ نصاب کی مالک نہ ہو یونہی غنی کے باپ کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جب فقیر ہو۔ مسئلہ:۔ غنی مرد کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اور غنی کی بالغ اولاد کو دے سکتے ہیں جبکہ یہ فقیر ہوں۔ مسئلہ:۔ جو شخص حاجت اصلیہ کے علاوہ نصاب کا مالک ہو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں یعنی حاجت اصلیہ کے سامان کے علاوہ اتنا مال ہو کہ اس کی قیمت دو سو درہم ہو جائے خود اس مال پر زکوٰۃ واجب نہ ہو مثلاً" چھ تولہ سونا جب دو سو درہم کی قیمت کا ہو تو جس کے پاس یہ ہے۔ اگرچہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں کہ سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے مگر اس شخص کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے یا مثلاً" جس کے پاس بیس گائے ہیں جن کی قیمت دو سو درہم ہے تو اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ اگرچہ بیس

گایوں پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ مسئلہ:۔ مکان، سامان خانہ داری، پہننے کے کپڑے، خادم، سواری کا جانور، ہتھیار، اہل علم کے لئے کتابیں جو اس کیکام میں ہوں یہ سب حاجت اصلیہ میں سے ہیں۔ مسئلہ:۔ صحیح تندرست کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ اگرچہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو مگر سوال کرنا اسے جائز نہیں۔ مسئلہ:۔ موتی ہیرا وغیرہ جواہر جس کے پاس ہوں اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو ان کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر جب نصاب کی قیمت کے ہوں تو زکوٰۃ لے نہیں سکتا۔ مسئلہ:۔ بنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ بنی ہاشم سے یہاں مراد حضرت علی و حضرت جعفر و عقیل و حضرت عباس و حارث ابن مطلب کی اولاد ہے۔ مسئلہ:۔ آل ہاشمی بلکہ سیدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو ہاشمی نہیں اس لئے کہ شرع میں نسب باپ سے ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جبکہ نہ دینے کی کوئی اور وجہ نہ ہو۔ مسئلہ:۔ صدقہ نفل اور وقف کی ہوئی آمدنی بنی ہاشم کو دے سکتے ہیں۔ مسئلہ:۔ جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوا عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگرچہ غنی ہو حالت سفر میں جب کہ مال نہ ہو تو وہ بھی فقیر کے حکم میں ہے باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔
مسئلہ:۔ جس نے تحری کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور زکوٰہ دے دی بعض میں معلوم ہوا کہ وہ مصرف زکوٰۃ ہے یا کچھ حال کھلا تو ادا ہو گئی۔ مسئلہ:۔ اگر بے سوچے سمجھے دے دی یعنی یہ خیال بھی نہ آیا کہ اسے دے سکتے ہیں یا نہیں اور بعد میں معلوم ہوا کہ اسے نہیں دے سکتے تھے۔ تو ادا نہ ہوا ورنہ ہو گئی۔ مسئلہ:۔ زکوٰۃ وغیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں کو پھر خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر اپنے گاؤں یا شہر کے رہنے والوں کو۔ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقے کو قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کرنے کے محتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے۔ مسئلہ:۔ بدمذہب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور اسی طرح ان مرتدین کو بھی دینے سے ادا نہ ہو گی جو زبان سے تو اسلام کا دعویٰ کرے لیکن خدا اور رسول کی شان گھٹائے یا کسی اور دینی امر کا انکار کرتے ہیں۔ مسئلہ:۔ جس کے پاس آج کے کھانے کو ہے یا تندرست ہے کہ کما سکتا ہے۔ اسے کھانے کے لئے سوال حلال نہیں اور بے نگے کوئی خود دے دے تو لینا جائز ہے اور کھانے کو اس کے پاس ہے مگر کپڑا نہیں تو کپڑا کے لئے سوال کر سکتا ہے۔ یونہی اگر جہاد یا طالب علم دین میں لگا ہے تو اگرچہ تندرست اور کمانے کے لائق ہو اسے سوال کی اجازت ہے۔ مسئلہ:۔ بھیک مانگنا بہت ذلت کی بات ہے۔ بغیر ضرورت سوال نہ کرے حدیثوں سے ثابت ہے کہ بے ضرورت سوال کرنا حرام ہے کہ سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سوال سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور

جو غنی بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا اور جو صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر دے گا اور فرمایا جو بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا اور فرمایا جو سوال کرے اور اس کے پاس اتنا ہے کہ جو اسے بے پرواہ کرے تو وہ آگ کی زیادت چاہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کتنا ہے جس کے ہوتے سوال جائز نہیں فرمایا صبح و شام کا کھانا۔ (ابوداؤد' ابن حبان و ابن خزیمہ)

صدقہ فطر کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے بیچ میں لٹکا رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے۔ مسئلہ:۔ صدقہ فطر واجب ہے عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کردے ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب ادا ہوا ہی ہے۔ اگرچہ سنت عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا ہے۔ مسئلہ:۔ عید کے دن صبح صادق شروع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جو شخص صبح صادق سے پہلے مرگیا یا فقیر ہو گیا تو اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوا۔ مسئلہ:۔ صبح صادق شروع ہونے کے بعد جو بچہ پیدا ہوا یا جو کافر مسلمان ہوا یا جو فقیر غنی ہوا اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوا۔ مسئلہ:۔ صدقہ فطر ہر مسلمان آزاد مالک نصاب پر (جس کی نصاب حاجت اصلیہ کے علاوہ ہو) واجب ہے۔ اس میں عاقل بالغ اور مال نامی ہونے کی شرط نہیں اور مال پر سال گذرنا بھی شرط نہیں۔ مسئلہ:۔ مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے صدقہ فطر واجب ہے۔ جبکہ بچہ خود کا مالک نہ ہو اور اگر بچہ نصاب کا مالک ہو تو اس کا صدقہ فطر اسی کے مال سے دیا جائے اور مجنون اولاد اگرچہ جبکہ غنی نہ ہو تو اس کا صدقہ فطر اس کے باپ پر واجب ہے اور غنی ہو تو اس کے مال سے دیا جائے۔ مسئلہ:۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں اگر کسی عذر' سفر' مرض' بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذاللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا تب بھی واجب ہے۔ مسئلہ:۔ باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے فقیر یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ مسئلہ:۔ اپنی بیوی اور عاقل بالغ اولاد کا صدقہ فطر اس کے ذمہ نہیں اگرچہ اپاہج ہوں اگرچہ ان کا نفقہ اس کے ذمہ ہو۔ صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو آدھا صاع کھجور یا منقہ یا جو یا اس کا آٹا یا ستو ایک صاع مسئلہ:۔ گیہوں اور جو دینے سے ان کا آٹا دینا افضل ہے اور سب سے افضل یہ ہے کہ قیمت دے یا جو کی یا کھجور کی مگر گرانی میں خود ان چیزوں کا دینا قیمت دینے سے افضل ہے اور اگر خراب گیہوں یا جو کی قیمت دی تو اس کی قیمت سے جو کمی پڑے وہ پوری کرے۔

صاع کا وزن اعلیٰ درجے کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن چاندی کے بڑے روپے سے تین سو اکیاون روپے بھر' اور آدھا صاع کا وزن ایک سو کچھ روپے اٹھنی بھر اوپر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ) اور نئے وزن سے ایک صاع کا وزن چار کلو اور تقریباً چون گرام ہوتا ہے اور آدھا صاع کا وزن دو کلو اور تقریباً سینتالیس گرام ہوتا ہے۔

مسئلہ:۔ صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوۃ کے ہیں یعنی جن کو زکوۃ دے سکتے ہیں انہیں فطرانہ بھی دے سکتے ہیں سوائے عامل کے کہ اس کے لئے زکوۃ ہے فطرانہ نہیں۔

اللہ کریم ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

راقم الحروف (حکیم حافظ محمد یوسف خان)

اپیل:۔ دینی ادارہ زیر تعمیر ہے۔ مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ اپنے اموال کی زکوۃ' صدقات' عطیات' صدقہ فطر کی ادائیگی کے وقت اس ادارہ کا نام یاد رکھیں اللہ کریم آپ کا دیا ہوا مال قبول فرمائے اور جزائے احسن سے نوازے اور ہم سب کو حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف فرمائیں۔ آمین

﴿ادارہ﴾

الصلوة والسلام علیك یارسول اللہ

چراغ علم جلاؤ بڑا اندھیرا ہے

علم کے نور سے تاریک دنیا کو منور کرنے کا عزم

خوشخبری

ادارہ

نجم الھدیٰ

جامع مسجد عمر

میں بچوں اور بچیوں کیلئے داخلہ جاری ہے

امتیازی خصوصیات

- بچیوں کیلئے خواتین اساتذہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔
- تعلیم کے ساتھ ساتھ بچیوں کو نماز پنجگانہ، محفل ذکر و فکر، درود شریف، اخلاقی اور روحانی تربیت دی جاتی ہے۔
- پاکیزہ ماحول، اعلیٰ تعلیم یافتہ لیڈیز اساتذہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

منتظم اعلیٰ: **حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی**

اہتمام: اراکین ادارہ نجم الھدیٰ نئی آبادی پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد

نوٹ:۔ ادارہ ہذا میں ہر اتوار بوقت 10 بجے صبح عظیم روحانی، تربیتی محفل برائے خواتین ہوتی ہے۔ تمام ماؤں بہنوں سے شرکت کی اپیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے

لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریا ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبالوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	عطائے محبوب ﷺ	☆	آمد محبوب ﷺ
☆	تبسم محبوب ﷺ	☆	رفعت محبوب ﷺ
☆	آداب محبوب ﷺ	☆	عشق صدیق رضی اللہ عنہ
☆	کلام محبوب ﷺ	☆	عشق بلال رضی اللہ عنہ
☆	اخلاق محبوب ﷺ	☆	عشق اویس رضی اللہ عنہ
☆	یاد محبوب ﷺ	☆	عشق جامی رحمۃ اللہ علیہ
☆	محبوب کائنات ﷺ	☆	عشق رومی رحمۃ اللہ علیہ
☆	گیسوئے محبوب ﷺ	☆	میرا محبوب ﷺ کتنا حسین ہے
☆	در محبوب ﷺ	☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام عشق
☆	کمالات محبوب ﷺ	☆	افتؤمنون ببعض الکتاب
☆	حیات محبوب ﷺ	☆	علم ابن الکتاب عشق ام الکتاب
☆	صورت محبوب ﷺ	☆	بکھری زلفیں پریشان چہرہ
☆	سیرت محبوب ﷺ	☆	فان امنوا بمثل ما امنتم به
☆	فرمان محبوب ﷺ	☆	مالک دو جہاں ﷺ
☆	معجزات محبوب ﷺ	☆	تعلیمات محبوب ﷺ
☆	بزم محبوب ﷺ	☆	فرمودات محبوب ﷺ
☆	محبت اور محبوب ﷺ	☆	معجزات انبیاء و کرامات اولیاء
☆	عکس حسن محبوب ﷺ	☆	در قرآن نعت محبوب ﷺ
☆	تعظیم و توقیر محبوب ﷺ	☆	شادی کی شرعی حیثیت
☆	اوصاف محبوب ﷺ	☆	پردہ کی شرعی حیثیت
☆	ذکر محبوب ﷺ	☆	ایصال و ثواب کی شرعی حیثیت

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المومنون اخوہ
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالک ذکرک	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھچی ہے کہاں کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لومیرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن